سوال

ایک شخص یورپی ممالک کی طرف ہجرت کر کے گیا اور وہاں رہائشی پرمٹ حاصل کرنے کے لیے ایک عیسائی عورت سے شادی کی، اس کی ایک بچی بھی ہوئی، شادی کے ابتدائی برس تو اس نے گمراہی میں ہی برس کر دیے، وہ بیوی پر ظلم و ستم کرتا اور بچی کو بھی اذیت دیتا گویا کہ وہ اس کے کچھ نہیں لگتے اللہ تعالی نے اس کی بیوی کو ہدایت دی چنانچہ اس نے اسلام قبول کر لیا، لیکن خاوند کی حالت میں کوئی تبدیلی پیدا نہ ہوئی اور وہ اب تک زنا اور گناہوں کا ارتکاب کرتا ہے، اور گھر کے اخراجات بھی ادا نہیں کرتا، نہ تو بیوی کو رقم دیتا ہے اور نہ ہی کھانا لا کر دیتا ہے بلکہ وہ زبردستی بیوی کے خرچ پر رہتا ہے، لیکن وہ مسکین ہر ظلم پر صبر و تحمل کرتی ہے کیونکہ اس کے اور بھی دو بچے ہیں، اور وہ اپنا گھر خراب نہیں کرنا چاہتی، اور اللہ سے امید رکھتی ہے کہ اللہ تعالی اس کے خاوند کو ہدایت ضرور دے گا عورت کے خاندان والوں کا خیال ہے کہ اجنبی لوگ اور اسلام ان کی بیٹی کی تباہی کا سبب ہیں، کیا آپ کوئی نصیحت کریں گے یا آپ کے پاس کوئی ایسا طریقہ ہے جو اس شخص کو صحیح راہ دکھا سکے، اور اس سلسلہ میں اسلامی حکم کیا ہے ؟

جواب

ہر قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے، اور درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں :

اس بہن کے اسلام قبول کرنے پر ہم اللہ سبحانہ و تعالی کا شکر ادا کرتے ہیں، اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ اسے حق پر ثابت قدم رکھے، اور قول و فعل میں اسے صحیح راہ دکھائے

اس بہن نے جو بیان کیا ہے وہ اسلام کی آزمائش ہے اگر تعبیر صحیح ہو کہ اپنے اہل و عیال کے ساتھ جو اسلام کی طرف منسوب تو ہیں لیکن اسلامی احکام اور آداب کی مخالفت کر رہے ہیں یعنی اس کا خاوند مسلمان تو ہے لیکن اسلامی احکام کی مخالفت کر رہا ہے، پھر اگر یہ مخالفت اسلامی ملک میں ہوتی تو اور بات تھی، کیونکہ وہاں دین ظاہر ہوتا ہے، اور دین اسلام پر عمل کرنے والے معروف ہوتے ہیں؛ اس لیے کسی دوسرے کی غلطی پر مؤاخذہ نہیں کیا جاتا، اور نہ کسی غلط کام کرنے والے کی بنا پر اسلام کو طعن کیا جاتا ہے، اگر ایسا ہوتا تو یہ آسان اور ہلکا تھا یعنی اسلامی ملک میں

لیکن مصیبت تو یہ ہے کہ جب انسان یورپی ممالک میں ہو اور کافروں کے درمیان رہے اور دین اسلام کی مخالفت کرتا ہو تو کافر لوگ اسے دین اسلام کی صورت خیال کرینگے، اور دین اسلام کے اخلاق اور آداب و احکام کی تصویر سمجھیں گے پھر یہ شخص مسلمان ہو کر بالکل ویسی ہی زندگی بسر کرتا ہو جیسے یہودی اور عیسائی رہ رہے ہوں، نہ تو اسے حلال کی پرواہ ہو اور نہ ہی حرام کی

امام اوزاعی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" یہ کہنا چاہیے کہ : ہر مسلمان شخص اسلام کی حد پر کھڑا پہرہ دے رہا ہے اور وہ اس کا چوکیدار ہے، لہذا جو یہ کر سکتا ہے کہ کی اس کی جانب سے کوئی نقب نہ لگائے ت واسے ایسا ضرور کرنا چاہیے "

اور حسن بن حی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" مسلمان تو ایک قلعہ کی مانند ہیں؛ اس لیے جب کوئی مسلمان بدعت کرتا ہے تو اس کی جانب سے اسلام میں نقب لگائی جاتی ہے؛ اور اگر سب مسلمان بدعاتک رنے لگیں تو تم اس پر قائم رہو جس پر اگر سب مسلمان لوگ قائم رہتے جس پر قائم رہنے کا اللہ نے اپنی مخلوق کو حکم دیا ہے تو اللہ کا دین قائم رہتا، آپ کی جانب سے اسلام میں نقب نہ لگائی جائے !!

دیکھیں : السنۃ تالیف محمد بن نصر المروزی نمبر (29-30).

ہر مسلمان شخص کے دل میں یہ ہونا چاہیے کہ وہ اسلام قبول کرنے والی بہنوں کو ایذاء و تکلیف نہ دے نہ تو قولی ضرر دیں اور نہ ہی فعلی ضرر ان لوگوں سے صادر ہو جن کے متعلق مفروض تو یہ ہے کہ وہ اسلام کی ایک بہتر اور اچھی تصویر پیش کریں ، اور ایک مسلمان خاندان کا اچھا تصور پیش کرتے جس کے افراد میں محبت و مودت اور رحمدلی پائی جاتی ہو

افسوس ہے کہ اسلام کی طرف منسوب اس طرح کے خاوند بہت بری مثال پیش کرتے ہیں اور دوسروں کے لیے ایک برا نمونہ بنتے ہیں ، اور دین اسلام سے متنفر کرنے اور دین اسلام میں طعن و تشنیع کرنے کا باعث بنتے ہوئے اسلام کی ساکھ خراب کرتے اور اسلام کی شہرت کو نقصان دیتے ہیں

اور اگر اس خاوند کے افعال میں نماز ترک کرنا بھی شامل ہے تو ہم اپنی اس محترم و فاضلہ بہن کے علم میں لانا چاہتے ہیں کہ اس کے لیے اس شخص کے ساتھ رہنا حلال نہیں؛ کیونکہ نماز ترک کرنا شریعت اسلامیہ میں کفر مخرج عن الملۃ کہلاتا ہے اس طرح یہ نکاح فسخ ہو جائیگا

اور اس طرح کا خاوند اپنے خاندان کا سربراہ بننے کا اہل نہیں رہتا جس سے اس کی بیوی اور بچوں پر امن کی ضمانت ہو ، بلکہ اس سے تو خدشہ ہے کہ وہ اپنے برے افعال کی بنا پر ان پر بھی اثر انداز ہوگا

اور اگر وہ شخص بیوی اور بچوں کے اخراجات بھی برداشت نہیں کرتا حالانکہ اللہ سبحانہ و تعالی نے تو اس پر بیوی بچوں کی رہائش اور کھانے پینے اور لباس وغیرہ کے اخراجات واجب کیے ہیں ، اس طرح تو اس نے اپنے اندر صفاتی اور افعال سب کی برائی جمع کر لی ہے

چنانچہ اس حالت میں اس شخص کے ساتھ رہنا بہت ہی ناقابل برداشت اور بوجھ ہے جو بیوی بغیر کسی سبب کے برداشت کر رہی ہے ، اگر وہ اس سے طلاق حاصل کر کے خلاصی پائے تو اس کے لیے ایسے شخص سے علیحدگی ہی بہتر اور افضل ہے ، ہوسکتا ہے اس کی زندگی اچھی ہو جائے یا اپنی اولاد کے ساتھ اکیلی رہ کر بہتر زندگی بسر کرے ، یا پھر کسی دوسرے خاوند کے ساتھ جو خاندان کی قدر و قیمت جانتا ہو ، اور اللہ تعالی نے جو کچھ ایک خاوند پر واجب کیا ہے وہ اس کی ادائیگی کرے

عزیز بہن کو چاہیے کہ اگر تو وہ اپنے خاوند کی ہدایت کی امید رکھتی ہے اور اصلاح ہوسکتی ہے تو وہ اپنے خاوند کے دوست و احباب اور رشتہ داروں کے ذریعہ اصلاح کی کوشش کرے ہو سکتا ہے ان لوگوں کے لیے اسے تبدیل کرنا ممکن ہو اور وہ اسے ہدایت کی راہ دکھانے کا سبب بن جائیں

اس کے لیے ممکن ہے کہ آپ اس کے لیے آڈیو اور ویڈیو کیسٹ والی تقاریر جن میں معصیت و گناہوں سے اجتناب کرنے اور موت و قبر اور حساب و کتاب اور قیامت کا ذکر بیان کیا گیا ہو کو بطور وسیلہ استعمال کریں ہوسکتا ہے اس کا اثر ہو اور وہ اپنے پرودگار کی طرف رجوع کر لے

اور اگر اس سے بھی کوئی فائدہ نہ ہو تو پھر آپ کو مسلمان قاضی کے سامنے اپنا مقدمہ پیش کرنے میں تردد نہیں کرنا چاہیے یا پھر کسی مفتی یا امام مسجد جن کا علم و دین ثقہ ہو ان کے سامنے پیش کریں تا کہ اس کے چھٹکارہ کی کوئی راہ نکل سکے

اگر یہ بھی نہ ہوسکے تو پھر اس بہن کو چاہیے کہ وہ اپنا معاملہ کسی ایسے ادارہ کے سامنے پیش کرے جو اسے اس سے چھٹکارا دلائیں چاہے وہ خاندان کی دیکھ بھال کا ادارہ ہو یا عدالت یا کوئی اور انٹرنیشنل ادارہ

اگر تو وہ تارک نماز ہے تو پھر عقد نکاح فسخ شمار ہوگا اور اگر تارک نماز کے ساتھ وہ یہ معصیت و گناہ کا مرتکب بھی ہے تو پھر ہماری اس بہن کو اس سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لیے کسی عالم دین یا مرکز اسلامی کے ذریعہ شرعی طریقہ اختیار کرنا چاہیے تا کہ وہ اس پر بیوی بچوں کے اخراجات لازم کریں اور اس کے ساتھ ساتھ معاصی و منکرات کو ترک کرنے کا کہیں ، اور اگر وہ انکار کرے تو شریعت اسلامیہ کے مطابق وہ اس سے طلاق لے کر دیں اور پھر قانونی کاروائی کر کے اس سے بیوی ہونے سے بھی خلاصی کرائی جائے

اس عزیز بہن کو حرص رکھنی چاہیے وہ کسی اسلامی ملک منتقل ہو جائے چاہے وہاں شریعت کی مخالفت ہوتی ہے کیونکہ وہ ایک غیر اسلامی اور کفریہ ملک سے بہتر ہے، جس میں رہ کر ایک مسلمان شخص اپنے لیے بھی سلامتی وامن طلب نہیں کر سکتا اور نہ ہی اولاد کے لیے

اللہ سبحانہ وتعالی سے دعا ہے کہ وہ اس عورت کو اجر عظیم عطا فرمائے، اور اسے اور اس کی اولاد کو اپنی رضا وخوشنودی والے اعمال کرنے کی توفیق دے

واللہ اعلم.

الاسلام سوال وجواب

83044